Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:9 (1976)

جمالِ مصطفیٰ

حافظ محمد یونس

وجاہت ایک یہودی عالم عبداللہ بن سلام، حضور نبی کریم علیہ السّلام کی مدینہ میں تشریف آوری کے وقت آپؐ کو دیکھنے آئے تو دیکھتے ہی پکار اٹھے ۔

"یہ چہرہ ایک جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہوسکتا"

(سیرۃ المصطفیٰ جلد اول ص ۲۴۹ مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

ابورمثہ تیمی کہتے ہیں کہ "میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حاضر ہوا ۔ تو لوگوں نے دکھایا کہ یہ ہیں اللہ کے رسول ! میں نے دیکھتے ہی کہا ۔ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں"

(شمائل ترمذی)

طارق محاربی کا بیان ہے کہ مدینے میں ایک قافلہ آیا، تو حضور نبی کریم علیہ السّلام نے اُن سے ایک اونٹ کا سودا کرلیا، اور یہ کہہ کر اونٹ کو ہانک لائے کہ ابھی قیمت بھجوائے دیتا ہوں۔ قافلہ والے گھبرا گئے تو ایک محمل نشین خاتون نے کہا "مطمئن رہو، میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا تھا۔ جو چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا ۔ وہ کبھی تمہارے ساتھ بدمعاملگی کرنے والا شخص نہیں ہوسکتا، اگر وہ آدمی اونٹ کی رقم ادا نہ کرے گا تو میں اپنے پاس سے ادا کردوں گی ۔"

(سیرت النبی شبلی جلد دوم صفحہ ۳۰۶)

ابو قرصانہ کی والدہ اور خالہ حضورؐ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں، تو یوں گویا ہوئیں "ہم نے ایسا خوب رُو شخص کوئی اور نہیں دیکھا، ہم نے آپؐ کے منہ سے روشنی سی نکلتی دیکھی ہے۔"

(المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں "میں نے رسول اللہؐ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا، ایسا

معلوم ہوتا تھا گویا آفتاب رخِ انور پر چل رہا ہے ۔"   (شمائل ترمذی)

ربیع بنت معوذ سے پوچھا گیا، "آنحضرت کیسے تھے، کہنے لگیں، "اگر تم حضورؐ کو دیکھتے تو یوں، سمجھتے کہ اٹھتا ہوا سورج دیکھ رہے ہو"   (دارمی)

سیدنا حضرت علیؓ فرماتے ہیں، "حضورؐ سب سے زیادہ نیک دل، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم مزاج، سب سے زیادہ خوش خلق تھے، پہلی نظر میں ہر کوئی آپؐ کی ہیبت سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ لیکن کچھ دیر حاضری کے بعد محبت کرنے لگتا تھا، میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد کسی کو بھی حضورؐ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا"   (شمائل ترمذی)

حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضورؐ کو دیکھ رہا تھا۔ آپؐ اس وقت سرخ کپڑا زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپؐ کو۔ بالآخر میں اس فیصلہ پر پہنچا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔

(مشکوٰۃ باب صفۃ النبی۔ ترمذی۔ دارمی)

ہند بن ابی ہالہؓ کہتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت شاندار تھے، چہرہ اس طرح چمکتا دمکتا جیسے چودھویں کا چاند"   (شمائل ترمذی)

حضرت براءؓ بن عازب کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں سے زیادہ حسین تھے۔ میں نے حضورؐ کو ایک مرتبہ سرخ کپڑے زیب تن کئے دیکھا، اور نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ سے زیادہ کبھی کسی زلفوں والے کو خوبصورت دیکھا ہو، آپؐ کے شانوں تک بال لٹکے ہوئے تھے"

(صحیحین)

کعبؓ بن مالک کہتے ہیں، "جب حضورؐ کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک اس طرح روشن ہو جاتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے"   (صحیحین)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، "میں نے حضورؐ سے پہلے اور حضورؐ کے بعد کبھی کسی کو آپؐ کا سا خوبصورت نہیں دیکھا۔ رنگ چمکیلا گورا تھا۔ پیشانی پر پسینہ ایسا نظر آتا تھا گویا موتی بکھرے ہیں"

(صحیحین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، "میں نے حضورؐ سے زیادہ کسی کو جری، سخی اور حسین

نہیں دیکھا "۔ (مسند احمد)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، "حضورؐ جس راستے سے گزر جاتے تھے بعد میں آنے والوں کو خوشبو سے پتہ لگ جاتا تھا کہ ادھر سے حضورؐ تشریف لے گئے ہیں۔"

(صحیحین)

حضرت حسان بن ثابتؓ نے اپنے ایک لمبے قصیدے میں حضورؐ کے اجمال اقدس کو یوں عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہے:

واحسن منك لم ترقط عيني	واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب	كانك قد خلقت كما تشاء

(آپؐ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپؐ سے زیادہ خوبصورت فرزند کسی عورت کے بطن سے پیدا نہیں ہوا، آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپؐ کی تخلیق آپؐ کی منشاء کے مطابق ہوئی:

چہرہ | آپؐ کا رُوئے مُبارک نہایت خوبصورت اور بارونق تھا، بہت پرگوشت اور بالکل گول نہ تھا بلکہ کسی قدر بیضوی تھا۔

حضرت براءؓ بن عازب سے پوچھا گیا "کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا اور چمکیلا تھا؟" کہنے لگے "نہیں بلکہ چاند کی طرح منوّر اور خوبصورت۔" (مسلم)

ہندؓ بن ابی ہالہ کا بیان ہے = مدوّر الوجه كانّه قطعة قمرٍ (ترمذی)

"چہرہ مبارک گول تھا جیسا چاند کا ٹکڑا۔"

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے "آپؐ کا چہرہ ایسا تھا گویا چاند کا ٹکڑا۔" (خصائص)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا بیان ہے۔ "حضورؐ کا چہرہ بالکل گول نہیں تھا۔ بلکہ گولائی لئے ہوئے تھا۔" (ترمذی)

حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور گنجان تھے (دونوں جُدا جُدا) دونوں کے درمیان ایک رگ کا اُبھار تھا جو غصّہ آنے پر نمایاں ہو جاتا۔" (شمائل ترمذی)

حضرت کعبؓ بن مالک کہتے ہیں کہ "مسرت آپؐ کی پیشانی سے جھلکتی تھی۔" (صحیحین)

رنگت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اتنا گورا تھا گویا چاندی سے ڈھالے گئے ہیں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ "حضورؐ کی رنگت میں نہ چونے کی طرح سفیدی تھی، نہ سانولا پن، بلکہ گندم گوں جس میں سفیدی غالب تھی۔" (شمائل ترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ "آپ کی رنگت سفید سرخی مائل تھی"۔ ابو الطفیل کا بیان ہے کہ "سفید مگر ملاحت دار"۔ ہندؓ بن ابی ہالہ کا کہنا ہے "سفید۔ چمکدار"۔ اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رنگت ایسی گویا چاندی سے بدن ڈھلا ہوا تھا۔" (شمائل ترمذی)

رخسار آپؐ کے رخسار ستواں اور بالوں سے صاف تھے، طبع مبارک پر کوئی بات گراں گزرتی تو سرخ ہو جاتے تھے۔

ہندؓ بن ابی ہالہ کا بیان ہے کہ حضورؐ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے تھے اور نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔" (شمائل ترمذی)

دہن حضرت جابرؓ بن سمرہ اور ہندؓ بن ابی ہالہ کے بیان کے مطابق آپؐ کا دہانہ لطافت کے ساتھ کشادہ اور اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔" (شمائل ترمذی)

دندان مبارک حضورؐ کے دندان مبارک خوب سفید سچے موتی کی طرح تاباں، اوپر نیچے چڑھے نہ تھے۔ ترتیب سے دو صفیں قائم تھیں۔ سامنے کے دانتوں میں ہلکی سی درز تھی حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کہتے ہیں۔ حضور کے دانت بڑے ہی چمکیلے تھے۔ منہ کھولتے تھے تو دانتوں سے ایک نور سا نکلتا معلوم ہوتا تھا۔ (دارمی)

آنکھیں نبی کریم علیہ السلام کی آنکھیں بڑی بڑی سرمگین تھیں۔ پتلی خوب سیاہ۔ سفیدی میں لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں کے شگاف کشادہ۔ دونوں طرف کے گوشے سرخ اور پلکیں کالی لمبی لمبی تھیں، حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں، "اگر تم حضورؐ کو دیکھتے تو سمجھتے آنکھوں میں سرمہ لگا ہے۔ حالانکہ سرمہ لگا نہ ہوتا تھا۔" (ترمذی)

گوشۂ چشم سے نظریں نیچی کر کے دیکھنے کا عجیب حیا دارانہ انداز تھا۔

ناک آپؐ کی ناک ستواں اور ایسی تھی کہ پہلی نظر میں بلند اور کھڑی معلوم ہوتی تھی۔ مگر

ر اصل نہایت ہی خوبصورت اور چہرے کے مناسب تھی۔

ہندؓ بن ابی ہالہ کا کہنا ہے کہ "ناک بلندی مائل۔ اس پر نورانی چمک۔ جس کی وجہ سے پہلی نظر میں بڑی معلوم ہوتی۔" (شمائل ترمذی)

ریش ریش مقدس، خوب گھنی اور بھاری تھی، کنپٹیوں سے حلق تک پھیلی تھی۔ اطراف سے بڑھے ہوئے بال تراش دیا کرتے تھے، پوری ڈاڑھی سیاہ تھی، بڑھاپے میں بھی صرف ٹھوڑی سے اوپر چند بال سفید دکھائی دیتے تھے۔ ہندؓ بن ابی ہالہ کا بیان ہے کہ آپؐ کے بھرپور اور گنجان بال تھے۔"

گردن حضرت علیؓ فرماتے ہیں، کہ "حضورؐ کی گردن چاندی کی بنی معلوم ہوتی تھی۔" (ابن سعد) ہندؓ بن ابی ہالہ کا کہنا ہے "کہ حضورؐ کی گردن ایسی صاف اور خوبصورت تھی۔ گویا چاندی سے کاٹ کر بنائی گئی ہے" (شمائل ترمذی)

سر اور بال آپؐ کا سر بڑا تھا۔ بال بہت گھنے اور خوب کالے تھے۔ جو کانوں کی لو تک لمبے رہتے تھے۔ جب زیادہ بڑھ جاتے تھے اور کندھوں تک آجاتے تھے تو تراش کر کم کردئے جاتے تھے۔ بال نہ بہت پیچیدہ گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور کھڑے تھے۔ ہلکی ہلکی لہریں ان پر پڑی معلوم ہوتی تھیں۔ آخر عمر تک تھوڑے ہی سے بال کنپٹیوں پر اور سر میں سفید ہوئے تھے۔ تیل لگاتے تو دکھائی نہ دیتے۔ ورنہ نظر آتے تھے۔ بدن پر بال نہ تھے صرف ایک باریک سیاہ لکیر بالوں کی سینہ سے ناف تک کھنچی ہوئی تھی۔ اور کلائیوں، پنڈلیوں، مونڈھوں اور سینہ کی بلندیوں پر روئیں پھیلے ہوئے تھے۔

ہندؓ بن ابی ہالہ کہتے ہیں کہ "نبی کریم علیہ السلام کا سر بڑا مگر اعتدال اور مناسبت کے ساتھ تھا۔ آپؐ کے سر کے بالوں میں درمیان سے نکلی ہوئی مانگ نمایاں تھی۔ بدن پر بال زیادہ نہ تھے۔ کندھوں، بازوؤں اور سینہ کے بالائی حصّہ پر تھوڑے سے بال تھے۔" (شمائل ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، کہ "آپؐ کے بال قدرے خمدار تھے۔" حضرت انسؓ کا قول ہے کہ "ہلکا خم لئے ہوئے تھے۔" قتادہؓ کہتے ہیں، کہ "نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے اور نہ زیادہ پیچ دار

تھے۔" براءبن عازبؓ کا کہنا ہے، کہ گنجان تھے اور کبھی کبھی کانوں کی لوتک لمبے اور کبھی شانوں تک ہوتے تھے۔" (صحیحین)

جسم | آپؐ کا جسم مبارک بہت بھرا ہوا لیکن بھدا نہ تھا۔ بلکہ گداز۔ سڈول، مضبوط۔ معتدل اور گٹھا ہوا تھا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کا بدن موٹا نہیں تھا۔ ہند بنؓ ابی ہالہ کا کہنا ہے کہ "آپؐ کا بدن گٹھا ہوا تھا۔ اور اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی اور مضبوط تھیں۔" ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسولؐ اللہ سے بڑھ کر کوئی بہادر اور زور آور نہیں دیکھا۔ (شمائل ترمذی) المواہب ج ۱ ص ۳۱۰ میں ہے کہ دنیوی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے والوں سے حضورؐ کا جسم (باوجود فقر و فاقہ کے) زیادہ تروتازہ اور توانا تھا۔ عمرہ کرتے وقت آپؐ نے ۶۳ اونٹ خود نحر کئے۔

قد | آپؐ کا قد نہ بہت لمبا تھا نہ بالکل چھوٹا۔ میانہ قدوں سے کچھ نکلتا ہوا۔ لیکن لمبے آدمیوں کے ہجوم میں بھی نمایاں نظر آتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ پست۔" براءبن عازبؓ کہتے ہیں "کہ آپؐ کا قد مائل بہ درازی تھا۔ مجمع میں ہوں تو دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا۔" (شمائل)

پیٹ | آپؐ کے پیٹ اور سینہ کی سطح میں پورا تناسب قائم تھا۔ ام ہلالؓ کہتی ہیں۔"جب کبھی میری نظر شکم مبارک پر پڑگئی تو تہہ درتہہ کاغذوں کی گڈی ضرور یاد آگئی۔" (ابن سعد) ام معبد کہتی ہیں۔" پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہ تھا۔"

سینہ اور کندھے | آپؐ کا سینہ کشادہ تھا۔ کندھے پُرگوشت اور چوڑے تھے۔ ہند بنؓ ابی ہالہ کہتے ہیں۔"آپؐ کا سینہ چوڑا تھا۔ سینہ اور پیٹ برابر تھے اور کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ تھا۔" حضرت علیؓ فرماتے ہیں، کہ آپؐ کے کندھوں کا درمیانی حصہ پُرگوشت تھا۔" (شمائل ترمذی)

بازو اور ہاتھ | آپؐ کے ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ اور انگلیاں دراز تھیں۔ ہتھیلیاں فراخ اور پُرگوشت تھیں ہند بنؓ ابی ہالہ فرماتے ہیں، کہ"آپؐ کی کلائیاں دراز اور ہتھیلیاں فراخ تھیں اور انگلیاں موزوں

حد تک لمبی تھیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: "میں نے کبھی کوئی دیباج یا ریشم آپؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا۔" (صحیحین)

قدم آپؐ کے پاؤں لمبے گداز اور بھرے ہوئے تھے۔ ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ انگلیاں موٹی اور تلوے صاف ستھرے تھے جو بیچ میں سے اٹھے ہوئے تھے۔ پاؤں میں انگوٹھے کے بعد کی انگلی باقی انگلیوں سے بڑی تھی۔ ایڑیاں پتلی پتلی اور خوبصورت تھیں۔ حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کی پنڈلیاں پُرگوشت نہ تھیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ کا کہنا ہے کہ آپؐ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے۔ تلوے قدرے گہرے اور قدم اتنے چکنے کہ پانی نہ ٹھہرے۔" (شمائل ترمذی)

یوں تو حضورؐ کے خدام نے آپ کی شخصیت کو کم سے کم الفاظ میں پیش کیا ہے جو تصویر ام معبد نے کھینچی ہے اس کا جواب نہیں، یہ وہی بدوی خاتون ہے جس کے خیمے میں حضور نے سفرِ ہجرت کے دوران دم لیا تھا وہ حضورؐ کے نامِ نامی سے ناواقف تھی، اس لئے اپنے شوہر سے حضورؐ کا سراپا اس طرح بیان کرنے لگی:

"میں نے ایک شخص کو دیکھا جو صاف ستھرا تھا۔ حُسن اس پر جلوہ گر تھا۔ چہرہ روشن تھا۔ جسم، خوبصورت تھا۔ نہ توند اسے بدنما بنا رہا تھا۔ نہ شانوں پر ننھا سا سر ہی اسے حقیر ظاہر کر رہا تھا وہ نہایت ہی خوبصورت وحسین تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ ابرو خمیدہ۔ آواز میں اثر۔ گردن میں درازی۔ ڈاڑھی گھنی۔ بھویں لمبی پتلی جڑی ہوئیں۔ جب چُپ ہوتا تو باوقار ظاہر ہوتا۔ جب بولتا تو شاندار بن جاتا۔ دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ دلفریب اور شیریں میٹھی بات چیت۔ نپے تُلے بول بولنے والا نہ بالکل کم سخن نہ بہت باتونی۔ گفتگو ایسی جیسے ہار میں موتی پروئے ہوئے۔ میانہ قد۔ نہ بہت لمبا نہ اتنا چھوٹا کہ نگاہ میں حقیر ہو جائے۔ دو شاخوں کے بیچ میں ایک شاخ مگر وہ باقی دونوں سے تر و تازہ اور نظر فریب۔ اس کے روبرو حاضر، اگر بولتا تو غور سے سنتے۔ حکم دیتا تو تعمیل کے لئے دوڑ پڑتے، بہت سنجیدہ اور ہنس مکھ۔ ترش رُو اور سخت گیر نہیں۔"

(خصائص) (زاد المعاد جلد ا ص ۳۰۷)

سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول ہے۔ "حضورؐ سب سے زیادہ حسین چہرے والے تھے۔ سب سے

زیادہ روشن رنگ والے تھے ۔ جب کبھی کسی نے حضورؐ کا حلیہ بیان کرنا چاہا تو رُخ انور کو بدرِ منیر سے ضرور تشبیہ دی ۔ چہرے پر پسینہ کی بوندیں سچے موتیوں کی طرح چمکتی تھیں، اور پسینہ مشکِ خالص سے بھی زیادہ مہک رکھتا تھا ۔ (خصائص)

خود حضورؐ کو بھی اپنے حسن کا پورا احساس تھا اور اس نعمت پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کرتے تھے ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے ؛ الحمد للہ الذی حسّن خَلقِی وخُلُقِی (خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے میری صُورت اور سیرت دونوں اچھی بنائی ہے ؟

صحابۂ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبّت تھی ، کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے ۔کہ جب حضورؐ نے سفرِ آخرت اختیار کیا تو رنج وغم سے صحابہؓ کی عجیب حالت ہوگئی تھی ۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اگرچہ بڑے ہی ضبط سے کام لیا ، مگر صدمہ سے اندر ہی اندر گھلتے رہے ۔ اور بالآخر تین برس کے اندر ہی رحلت کرگئے ۔ سیدنا علیؓ میں چلنے پھرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تھی ، برابر بیٹھے رہتے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن انیس کا یہ حال ہوا ، کہ گھلتے اور دبلے ہوتے چلے گئے ۔ یہاں تک کہ اسی رنج میں فوت ہوگئے ۔ (المواہب)

صرف انسان ہی نہیں حیوان بھی اپنے طبعی شعور سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ۔حضورؐ کی سواری کا گدھا [illegible]ں میں گر کر مرگیا ، اونٹنی نے دانہ اور چارہ چھوڑ دیا ۔ یہاں تک کہ مرگئی۔ (المواہب)

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات و صفات کا مظہرِ اتم ۔حقیقت ومعرفت کے تمام ظاہری و باطنی کمالات کا مخزن ، روحانیت کے تمام محاسن و اوصاف کا معدن بنایا تھا ، اور آپ کو وہ حسن وجمال عطا فرمایا جسے دیکھ کر نظریں خیرہ ہوگئیں اور جس کا مشاہدہ کرکے زبان کو عالم حیرت میں یہ کہنا پڑا ۔"ایسا حسین و جمیل۔تو نہ ان سے قبل دیکھا گیا اور نہ ان سے بعد" وصلی اللہ علیہ وسلم ۔

نبی آخر الزّماںؐ

محنت کشوں کے والی

جی اے حق محمد

وقت کسی عظیم شخصیت کا انتظار کر رہا تھا۔ زمین اپنے سینے پر ایک محسنِ انسانیت کے قدموں کی چاپ سننے کے لئے بے قرار تھی۔ آسمان ایک بندۂ حق پر رحمتوں کی برسات کرنے کے لئے مضطرب تھا۔ مصر اور ہندوستان، بابل اور نینوا، یونان اور چین کی تہذیبیں اپنی شمعیں گُل کر چکی تھیں۔ روم اور فارس اگرچہ تمدّنی عظمت کا پرچم بلند رکھنے کے دعویدار تھے مگر ان کے شیش محلوں میں بدترین مظالم کا دَور دَورہ تھا۔ کراہتی سسکتی زندگی کے زخموں سے تعفّن اُٹھ رہا تھا۔ عرب کے ریگزاروں میں قبائلی عصبیت نے حیاتِ انسانی کا گلا گھونٹ رکھا تھا۔ انسان صراطِ مستقیم سے بھٹک کر افراط و تفریط کا شکار ہو چکا تھا۔ کہیں وہ خدائی کا دعویدار تھا تو کہیں پتھروں اور درختوں کے سامنے سجدہ ریز تھا۔ ان حالات میں ہادیٔ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی۔ وہ انسانِ کامل آگیا حیاتِ انسانی جس کے لئے بے تاب تھی۔ وہ انسانِ کامل یہ مقصدِ عظیم لے کر آیا لیقوم النّاس بالقسط یعنی دنیا سے انسانیت کو امن و انصاف کا گہوارہ بنا دے۔ انسانی معاشرہ کو ظلم و فساد سے پاک کر دے۔ یہ عظیم انسان غریبوں میں پیدا ہوا، غریبی میں پرورش پائی اور عمر بھر غریبوں اور محنت کشوں کی دستگیری کرتا رہا۔ پیغمبرِ اسلام نے آنکھ کھولی تو شفقتِ پدری کا سایہ سر سے اُٹھ چکا تھا۔ دو تین روز والدہ ماجدہ کا دودھ پینے کے بعد ثوبیہؓ بی بی[1] کے سپرد کر دیئے گئے جو ابولہب کی لونڈی تھی۔ ثوبیہؓ کے بعد دودھ پلانے کے لئے حضرت حلیمہؓ کے حوالے کر دیئے گئے۔ یہ بھی ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپؐ کئی برس تک اسی غریبی کے ماحول میں پرورش پاتے رہے۔ حضرت حلیمہؓ سے اس قدر محبّت کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپؐ نے اپنی چادر جس کو مسلمان سر پر رکھنے اور آنکھوں

---

[1] سیرت النبی شبلی بحوالہ بخاری